شہر کی آبادی بادن کوس کی تہی۔ سنہ ۹۸ء مطابق سمت ۱۵۵ بکرماجیتی مین راجہ بکرم پال اپنے باپ کہیم پال کے مرنے کے بعد تخت پر بیٹھا اوسنے بتخانہ کو اور زیادہ زینت دی اور بتونکی افزایش مین باپ سے بھی زیادہ سرگرمی دکھلائی سچ ہے کہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند روزانہ سات ہزار ہنت اور ایکہزار پچہتر برہمنون کو لیکر پرستش کیواسطے آیا کرتا تھا اور پانچہزار سوار و پیادہ برائے محافظت بتخانہ مقرر تھے سمت ۵۴۹ بکرماجیتی مطابق سنہ ۴۹۲ء مین راجہ اودہو سین نے بتخانہ کے مہتمم برہمن گوکل چند کو قتل کرکے اوسپر قبضہ کرلیا اور اپنے بہتیجے جیند اسین کو بجائے برہمن مقتول کے جانشین کیا اور ہردوار گڑھی پہاک کے بجائے کوٹ نذر دیوت شہر کا نام رکھا سمت ۵۸… بکرماجیتی مطابق سنہ …ء مین راجہ سانکن ولد گوپال والی دہلی نے اس شہر کو خوب لوٹا مگر بتخانہ کی جانب متوجہ نہوا۔

تاریخ شہر کلیر کی فتح کی

دہ مکتوب بنام حدیث المعارف مین تحریر ہے کہ تاریخ ۱۷ دین ماہ محرم الحرام سنہ …ھ کو بروز جمعہ بعد نماز کے حضرت کمال احمد بغدادی ابدالی نے روبرو حضرت خواجہ خواجگان معین الدین محمد حسن سنجری ثم الاجمیری قدس سرہ سے بیان کیا کہ آج مین جانب شمال گیا تھا اثنائے راہ مین ایک مقام جسکا نام کلیر ہے ایک بہت بڑا بتخانہ ہی تمام ہندوستان مین اوس سے بڑا بتخانہ نہوگا اوس مین سونے چاندی کی بت بے شمار ہین اور اسی ہزار ناقوس پہونکے جاتے ہین اور مسلمانون کا وہان نام و نشان نہین ہی یہ سنکر حضرت خواجہ ممدوح نے ایک خط سلطان قطب الدین ایبک والی دہلی کے نام سید امام الدین اپنے مرید خاص کی معرفت بہمراہی نظام الدین محمود ابدال کے روانہ کیا سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۱۹ ماہ مذکور بروز یکشنبہ وقت نماز فجر کے بادشاہ دہلی کے پاس پہونچے بادشاہ اونسے بتعظیم پیش آیا۔ اور پہر خواجہ صاحب رح کے

حفظ کو دست بستہ کھڑے ہوکر سنا بعدہ قیام الدین عرف زموان امیر صوبہ شمالی کو ملتب فرماکر حکم دیا
کہ فوراً فوج بھیجا کر کفار اور بت پرستان شہر کلیر کو واصل جہنم کرو اور بجائے بتخانے کے مسجد عظیم الشان
بنوائی جائین اور بتخانہ کے سونے چاندی کی بتوں کے وضو کے واسطے آفتابہ بنوائے جائین اور انکو تمام علاقہ
شہر کلیر کا مع ہردوار معاف کیا اور سید امام الدین بن سید شہاب الدین بن سید عبد الرزاق بن سید غوث الاعظم
قدس سرہ جو مرید حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الہند کے تھے فوج کے سپہ سالار مقرر کئے جاوین
چنانچہ افواج شاہی نے شہر کلیر مین پہونچکر جہاد شروع کیا جس نے دین اسلام قبول کیا اوسکو امن دیا اور
جس نے انکار کیا اوس قتل بیدریغ تہ تیغ کیا۔ پانچ روز متواتر ہنگامہ جدال و قتال رہا ہزار و کفار قتل
ہوئے اور بہت بہاگ کر پہاڑون مین جا چھپے۔ ایک لاکھ دو ہزار مرد و زن مشرف باسلام ہوئے انکو باطمینان بود و باش
کی اجازت دیگئی۔ اور بجائے بتخانہ کے ایک عظیم الشان مسجد بنوائی گئی۔ اوسی ہنگامہ مین سید امام الدین
قدس سرہ شہید ہوئے۔ انکا مزار پختہ بنوایا گیا۔ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس سے جانب مشرق
قلعہ کے بلند ٹیلہ پر بہرگنگ کے دوسری پار جو مزار مقدس ہی جو امام مقدامین کے نام عوام مین مشہور مزار ہے
قیام الدین عرف زاموان امیر صوبہ شمالی نے عرضداشت فتحیابی شہر کلیر کی بالتفصیل سلطان قطب الدین
والی دہلی کے حضور مین بہیجدی چند علماء فضلاء کی درخواست کی سلطان موصوف نے اونہیں علماء فضلاء
دہلی سے شہر کلیر کو پاس قیام الدین عرف زموان امیر کے روانہ کئے اور فتحیابی شہر کلیر و نیز شہادت حضرت
سید امام الدین قدس سرہ سے حضرت خواجہ معین الدین محمد حسین سنجری ثم الاجمیری کو اطلاع دی شہر کلیر
سمت ۱۲۶۲ ایکہزار دوسو باسٹہ مطابق سنہ ۶۲۵ھ اور سنہ ۱۲۰۶ء مین فتح ہوا کتاب جواہر فریدی مین جناب
مولوی علی اصغر صاحب نے جو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مین ہین۔

۱۳۳۲ھ بعہد خلافت حضرت سلطان نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی جسکو دوسو چوراسی برس ہوئے
کہ کتابہائے مستند و معتبر مثل تذکرۃ الاولیاء و اسرار الاولیاء و گلشن اولیاء و سیر السالکین و سیر المعارفین و
اسرار السالکین و جواہر السالکین وغیرہ سے تالیف تصنیف کی ہی اوس مین لکہا ہے کہ حضرت مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر علیہ الرحمۃ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کے جملہ خلفاء مین بزرگ اور اولیا کاملین مین
سے تھے اور حضرت بابا فرید سے علاوہ بیعت ہونیکے نسبت فرزندی اور خواہرزادگی بھی تھی اور آپکا سلسلہ
سادات سے ہے اور نسب شریف آپکا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

نسب نامہ پدری صابرؒ

حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر[۱] بن سید عبد اللہ[۲] بن سید فتح اللہ[۳] بن سید نور محمد[۴] بن سید اسحٰق[۵] بن سید
غیاث الدین[۶] بن سید داؤد[۷] بن سید تاج الدین[۸] بن سید محمد[۹] بن سید ضیاء الدین[۱۰] بن سید اسمٰعیل[۱۱] بن امام جعفر[۱۲]
بن امام محمد باقر[۱۳] بن سید امام زین العابدین[۱۴] بن سید امام حسین[۱۵] بن حضرت علی[۱۶] کرم اللہ وجہہ۔

نسب نامہ مادری حضرت صابرؒ

آپکی والدہ ماجدہ کا نام مبارک حضرت ہاجرہ[۱] ملقب بی بی جمیلہ خاتون۔ دختر خواجہ سلیمان[۲] جمال الدین
بن شیخ محمد شعیب[۳] بن شیخ سلطان[۴] احمد بن سلطان محمد یوسف[۵] بن شیخ محمد اکبر[۶] بن احمد یوسف شاہ[۷]
بن شہاب الدین عرف فرخ شاہ بادشاہ کابلی۔

اور ایک نسب نامہ اسطرح پر ہے۔

حضرت علاء الدین صابر بن حضرت عبد الرحیم عبد السلام بن حضرت شاہ سیف الدین بن عبد الوہاب
بن حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ واللہ اعلم کونسا صحیح نسب نامہ ہے۔

حال پیدائش حضرت صابرؒ

کتاب جواہر فریدی مین لکھا ہے کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کی والدہ ماجدہ حضرت خواجہ سلیمان جمال الدین نے اپنی بیٹی ماجدہ ملقب بی بی جمیلہ خاتون کا عقد نکاح بتاریخ ستر ہوین جمادی الثانی ۵۷۱ھ مین شب پنجشنبہ کو بوقت عشاء کے حضرت عبداللہ سے کیا اون منتہا تذین سے بتاریخ گیارھوین ماہ ربیع الاول ۵۷۲ھ مین شب پنجشنبہ کو بوقت آخر تہجد کے بعد گذرنے نوماہ سال نو دن مدت حمل کے حضرت قدوۃ سالکین زبدۃ العارفین حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ کتم عدم سے عالم وجود مین جلوہ افروز ہوئے -

کتاب برق جلال مین لکھا ہے کہ جب حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر علیہ الرحمۃ کا زمانہ ولادت قریب آیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب مین آپکی والدہ ماجدہ کو فرمایا کہ یہ جو بچہ آپکے شکم مین ہے جب پیدا ہو اسکا نام علی رکھنا آپکی والدہ ماجدہ کو عالم رویا مین جناب سرور کائنات مفخر موجودات حبیب خدا شافع روز جزا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام اسکا تبرکاً میرے نام کا احمد رکھنا جس رات آپکی پیدائش ہوئی اسکی صبح کو حضرت خواجہ خضر قلندرانہ وضع مین آپکے گھر تشریف لائے اور آپکو آپکی والدہ ماجدہ کی معرفت گھر مین سے منگوا کر آپکی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ اسکا نام علاء الدین رکھنا چاہئے اور پیر نے صابر کہا اور اللہ نے مخدوم کیا اسلئے آپکا نام مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ہوا اکثر بابا صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ علم ظاہری و باطنی میرا حضرت سلطان نظام الدین بدایونی دہلوی کو پہونچا اور علم سینہ میرا حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کو پہونچا حضرت پیران پیر قدس سرہ تحریر فرماتے ہین کہ بعد عقد نکاح میرے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ نے مجھے خوشخبری دی کہ اے

غوث اللہ جل شانہٗ نے مجکو بعوض حسین رضی اللہ عنہ کے اور ایک بچکو اور ایک علی احمد کو عطا فرمایا اور یہ
وہ زمانہ قریب ہی کہ علی احمد تیری فرزندی ان فرزندی مین پیدا ہوگا پس حسین ان سے پہلے لڑکے عبد الوہاب
شکم مادر مین قرار پایا تہی اونکی جانب پشت نہین کی اور بتاریخ سترہوین شعبان المعظم ۱۲۱۵ھ روز شب
پنجشنبہ کو عبد الوہاب یعنی دادا حضرت مخدوم صاحب پیدا ہوئے اور بعمر چودہ سال اور بتاریخ نو رمضان
المبارک ۱۲۲۶ھ بروز یکشنبہ نکاح آپکا بموجب حکم باطنی کیا تہہ مسماۃ شام بی بی بنت عثمان بغدادی سے
منعقد ہوا حضرت شاہ عبد الوہاب تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ گیارہوین ذیقعد ۱۲۴۱ھ روز دوشنبہ
بوقت سحر حضرت عبد الرحیم عبد السلام یعنی والد ماجد حضرت مخدوم صاحب پیدا ہوئے جب عمر شریف
حضرت عبد الرحیم عبد السلام کی اٹھارہ سال کی ہوئی تو بتاریخ سترہوین ماہ ذالحجہ بروز سہ شنبہ بوقت عصر
حضرت غوث پاک نے اپنی فرزند شاہ عبد الوہاب کے ہاتہہ پر عبد الرحیم عرف عبد السلام کو ایک وقت مین
بیعت توبہ و امامت سے مشرف کیا حضرت عبد الرحیم عبد السلام تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ گیارہوین
محرم الحرام ۱۲۵۷ھ روز پنجشنبہ حضرت ابو القاسم گرہ گامی علیہ اللہ ابدال مجاور اپنے ساتہہ واسطے
نکاح میرے موضع کوٹہوال علاقہ بہاولپور ضلع ملتان پنجاب مین بطلب بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
روانہ ہوئے اور تیسرے روز پہونچے اور بتاریخ سترہ جمادی الثانی شب پنجشنبہ بوقت عشاء کے بابا
صاحب نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح میرے ساتہہ کر دیا اور نکاح سے پہلے ایک نور محمدی مثل یاقوت ... کہ
میرے دماغ سے پشت تک آ گیا تہا اور بتاریخ گیارہوین ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ شب جمعہ کو وہ نور بہی
منتقل ہو کر بطن مادر مخدوم صاحب مین ٹہیرا اور بتاریخ انیسوین ربیع الاول ۱۲۵۹ھ شب پنجشنبہ کو بہی کے
وقت حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ نے ظہور اجلال فرمایا آپکی دایہ نے دیکہا تہا کہ اپنا سر کعبہ

کیطرف تھا جسوقت آپکی دایہ مسماۃ کبھری نے آپکو واسطے غسل دینے کے چہرا تو تمام بدن مین اوسکے سوزش پیدا ہوگئی پھر دوبارہ وضو کیکے اور استغفار پڑھکر آپکو غسل دیا اور بعد غسل سکے آپکو کفنی حضرت غوث پاک پہنائی بعدہ گود مین لیکر بیٹھہ گئی اپنے جانب جہت نظر کی تو بیہوش ہوگئے اسے آسمان نظر آنے لگا۔ آپنے سات ماہ دس روز کامل دودھ نہین پیا اسکے بعد ایک سال کامل یہی طور رہا اور ایک روز دودھ پیتے روزہ رکھتے تھے جب دو سال کے ہوئے تو تیسرے روز دودھ نوش فرماتے لگے آپسے ہر روز دو چار کرامتین ظہور مین آتی تھین چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے کہ تاریخ سابع ربیع الثانی ۹۴ھ سہ شنبہ کے دن والد ماجد آپکے مراقبہ مین تھے ایک سانپ گرا والد صاحب نے آپکے آنکھین کھولین دیکھا کہ ایک سانپ بشکل مہیب وٹکرے کیا ہوا پڑا ہے والد صاحب نے آپکی والدہ ماجدہ کو جگایا اور یہ حال کہا والدہ صاحبہ نے آپکی یہ فرمایا کہ مین بھی یہی خواب دیکھہ رہی تھی کہ مخدوم مجھسے کہتا ہے کہ آج کوئی سانپ میرے خاندان کو نہ کاٹے گا اور اگر کاٹے گا بھی تو ہرگز اثر نکرے گا کیونکہ مین نے سانپونکے سردار کو مار ڈالا ہے اور تمام روئے زمین کے سانپ مجھسے عہد کر گئے ہین۔ آپنے تیسرے برس خود بخود دودہ پینا چھوڑ دیا۔ الغرض بعد وفات شریف آپکے والد ماجد کے آپکی والدہ صاحبہ معہ ابوالقاسم گرگانی کے آپکو لیکر پاک پٹن شریف روانہ ہوئین پچیسوین شعبان المعظم ۵۶۱ھ کو عصر کیوقت گنج شکر کے پاس شہر پاک پٹن مین پہونچین اور گیارہ روز مین اپنے حقیقی بھائی بابا فرید الدین صاحب گنج شکر کے پاس شہر پاک پٹن مین پہونچین اور ... صاحب نے کہا کہ مین اس لڑکے کو آپکی غلامی کیواسطے لائی ہون بابا صاحب نے فرمایا کہ مین اسکا حال پہلے ہی مطلع ہو چکا ہون بعد تین برس ان کو طریقہ تعلیم سے فیضیاب کرونگا۔ اس عرصہ مین آپکی والدہ صاحبہ نے بھی قیام فرمایا آپنے ہمیشہ تین یوم روزہ رکھکر چوتھے روز بقدر ضرورت کھایا اور عرصہ بارہ سال مین

بابا صاحب نے استقدر علم ظاہری و باطنی حاصل کرا دیا کہ دو برس میں حاصل نہ کرتا بعد از ان
بتاریخ پچیس شوال المکرم سنہ ٦٠٢ھ بروز پنجشنبہ قبل نماز مغرب مخدوم صاحب کو اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ اور
اور اجازت سے مشرف فرمایا بابا صاحب بعد نماز مغرب گھر میں گئے والدہ صاحبہ آپکی کہنے لگیں کہ
بہائی میر الله کا بہو کا نہ ہے۔ اگر زندہ رہی تو بعد بارہ برس کے آکر اسکا بیاہ کرونگی بابا صاحب دونوں
باتوں پر مسکرائے اور مخدوم صاحب کو بلاکر ارشاد کیا کہ تم فقیروں مساکین کو لنگر تقسیم کیا کرو یہ سنکر والدہ
صاحبہ مخدوم ہنسیں اور مخدوم صاحب ایک عرصہ تک ہنستے رہے صبح کو والدہ صاحبہ مخدوم معہ ابوالقاسم
گرگانی چلی گئیں بابا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ٢٧ محرم الحرام سنہ ٦١١ھ زوال کیوقت میرا لڑکا
نعیم الدین ایک حجرہ میں جھانکنے لگا اوسی وقت استغراق کیا مرگیا دوسرے لڑکے فرید بخش نے بعد
ایک سال بتاریخ ١٠ صفر سنہ ٦١٢ھ حجرہ کیطرف منہ کرکے تہوڑی دور پر پیشاب کیا اوسیوقت ایک
بچہونے ڈنک مارا فوراً جان بحق ہوا تیسرے لڑکے عزیز الدین نے بعمر بائیس سال سنہ ٦١٣ھ لنگرخانہ
میں جاکر باوضو ابوالقاسم بہنڈاری کو فہمایش کی کہ لنگرخانہ خود تقسیم کیا کرونگا تو کیوں لٹاتا ہے لنگر ہمارا نہ
ہمارے باپ کا ہے جب عزیز الدین چلے گئے تو مخدوم صاحب آئے اور بہنڈاری سے حصہ طلب کیا
واسطے تقسیم کے ابوالقاسم نے کہا کہ اب ایک حصہ بھی باقی نہیں ہے تب آپنے فرمایا کہ تو خود ہی باقی
رہگیا آپکی زبان مبارک سے یہ کلمہ نکلا ہی تہا کہ فوراً عزیز الدین کے جسم سے روح پرواز کرگئی گذشتہ برسہ
واقعات کی خبر علیم الله ابدال کے مخدوم صاحب کی والدہ ماجدہ کو ملک ہرات میں پہونچی آپکی والدہ صاحبہ
اس خبر کے سنتے ہی واسطے معذرت کے بتاریخ ١٩ جمادی الاول سنہ ٦١٤ھ جمعہ کے دن بعد عصر کیوقت
پاک پٹن میں پہونچیں بعد عذر معذرت کے مخدوم صاحب کے بارہ میں شکایت کی کہ میں کہہ گئی تہی کہ یہ

صابر کو بھوکا نہ رکھنا۔ مگر تمنے ایک دن بھی اوس کو کھانا نہ دیا بابا صاحب نے جواب دیا کہ مجھے تمنے
سامنے لنگر تقسیم کرنیکا حکم دیا تھا اس پر مخدوم صاحب نے فرمایا کہ لنگر تقسیم کرنیکا حکم دیا تھا نا کہ کھانیکو
بعد کچھہ عرصہ کے آپکی والدہ صاحبہ نے بابا صاحب سے موافق شادی مخدوم صاحب کے کہا بابا صاحب نے
ہر چند سمجھایا کہ مخدوم قابل شادی کے نہیں ہے ہر وقت حالت جذب مین رہتے ہین مگر والدہ نے
آپکی نانا بابا صاحب نے مجبوراً باصرار اپنی ہمشیرہ کے اکیس شوال سنہ ۶۲۳ھ بروز بدھ کے روز مابین عصر و مغرب
نکاح مخدوم صاحب کا اپنی دختر نیک اختر خدیجہ بیگم عرف شریف بنت بی بی خاتون دختر سلطان
غیاث الدین بلبن سے کر دیا شب کو آپکی والدہ صاحبہ نے اپنے حجرہ مین چراغ روشن کیا اور دلہن کو اندر حجرہ کے
بھیجکر آپ دروازہ پر بیٹھ گئین دلہن باادب کھڑی رہین جسوقت آپکو مراقبہ سے ذرا فرصت ہوئی تو آپنے نگاہ
پھیر کر دلہن کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ تو کون ہے دلہن نے جواب دیا کہ مین آپکی زوجہ ہون آپنے کہا کہ خدا واحد
اوس کو زوجہ سے کیا کام ہے معاً اوسیوقت شعلہ نکلا تمام جسم دلہن کا جلکر خاک سیاہ ہو گیا صبح
والدہ صاحبہ نے چاہا کہ جا کر نمایش عروس کرون حجرے کی کنڈی کھولکر اندر گئین تو دیکھا کہ دلہن جل گئین آپکی
والدہ صاحبہ نے مخدوم صاحب کی پشت پر دو ہتھر ماری اور کہا کہ مین بھائی کو کیا جواب دونگی پھر
اوسی روز آپکی والدہ بعارضہ بخار مین مبتلا ہو گئین اور تپ قوی تھی اور بتاریخ ۲ محرم سنہ ۶۲۴ھ روز جمعہ
مغرب کے بعد استغراق سے انتقال فرمایا ابو القاسم بہنڈاری نے آپکو اس سانحہ غم افزا کی خبر کی یہ سنکر
آپ اندر حجرہ بند کرکے پھر اسقدر محو ہوئے کہ نو سال کامل حجرہ سے باہر نہ نکلے آخر بتاریخ ۱۰ محرم الحرام
سنہ ۶۳۳ھ کو بابا صاحب آپکے حجرہ مین گئے دیکھا کہ بالکل محو ہین تب بابا صاحب نے سات بار کلمہ شہادت
آپکے کان مین کہا جس سے مراقبہ فنا سے طرف بقا کی متوجہ ہوئے بابا صاحب کو سلام کیا اور آپکے ساتھ

حضرت سے بابرکت آئے بعد ازان بابا صاحب نے واسطے استقلال طبیعت کے ایک حلبہ مین بیٹھکر خاندان
چشتیہ مین مشرف فرماکر ٹوپی اپنی اور ٹاٹ اور خرقہ پہنایا اوسی روز سے مخدوم صاحب آپکی خدمت مین
رہنے لگے پہر آپکو استغراق ہوا بعد ازان ایک محفل ۱۴ ذالحجہ سنہ ۵۶۵ھ اتوار کے روز حضرات اولیا سے
ترتیب دی گئی اور ولایت شہر کلیر کی اور خطاب باطنی سے اپکو سبکو مطلع کیا اور آپ بتاریخ ۱۵ ذالحجہ سنہ ۵۶۵ھ
پیر کے دن کلیر تشریف لیگئے اور اسم اعظم پڑہنا شروع کیا ایک دن مین ۱۶ محرم کو ظہر کے وقت کلیر مین
داخل ہوئے اور سجادہ گلزاری کے بکا پیر قیام پذیر ہوئے بعد نماز عصر کے جامع مسجد کلیر مین لوگون کو
تلقین کرنے لگے جمال روغنگر جو آپکا معتقد ہوگیا تہا اوس نے بلند آواز سے لوگون سے کہا کہ یہ اقطاب
ہند سے ہین انکی اطاعت کرکے مقصد دینی و دنیوی حاصل کرو لیکن حاضرین مین سے جو قریب دو ہزار (۲۰۰۰)
آدمی تھے کسی نے بیعت قبول نکی آپکی دو تین مرتبہ کی ہدایت کے بعد قاضی تبرک امام جامع مسجد سے
شکایت کی الغرض بتاریخ ۱۹ ذالحجہ سنہ ۵۶۵ھ کو ذموان رئیس کلیر حسب معمول مسجد مین واسطے نماز جمعہ کے آیا
اور مخدوم صاحب سے دریافت کیا اگر آپ اقطاب ہند ہین تو بتاوے کہ میری بکری جو عرصہ تین (۳) ماہ ہی
غائب ہوگئی ہے ... اگر آپ بتادینگے تو بیشک ہم آپکو اپنا پیشوا مانینگے مخدوم صاحب نے یہ سنکر فرمایا کہ بکری
کہا گئی تو حاضر ہون اس کہنے کے ساتہہ ہی ستائیس (۲۷) آدمی کلیر سے مخدوم صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئے
اون سے بابا صاحب نے فرمایا کہ تم نے بکری ذموان رئیس کلیر کی کہائی ہے وہ لوگ صاف انکار کرنے
لگے آپنے فرمایا کہ دیکہو اب پردہ فاش ہوتا ہے ورنہ بتادو اونہون نے جب بہی انکار کیا تب آپنے
ذموان سے کہا کہ تم اپنی بکری کا نام لیکر پکارو جب ذموان نے بکری کا نام پکارا آواز دی فوراً سب کے
پیٹ سے علیحدہ علیحدہ آواز آئی کہ میرا اس اس قدر حصہ ان لوگون کے پیٹ مین ہے ذموان آپکی کرامت

اور تثلیث کا قائل ہوا۔ مگر قاضی تبرک نے کہا کہ یہ جادو ہے اپنے ذلوان اونکے بہکانے سے کہنے لگا کہ

آپ جادوگر ہین آپ ہی نے اور سکھا کہ مجھے ہم آج سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہوئی پہر ۱۰ ذی الحجہ

سنہ ۱۲۵۶ھ کو اپنے کل معاملات کی ایک عرض داشت بدست علیم اللہ ابدال کے باباصاحب کو بہیجی اوسکی

باباصاحب نے بتاریخ اکیس ۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۶ھ کو ایک فتوی حدیث و قرآن سے تیار کیا اور حاضرین عالمونکی

مہرون سے مزین کرکے بدست علیم اللہ ابدال منگل کے دن قاضی تبرک کو دیا گیا قاضی نے اوسکو چاک کرکے

پشت جواب لکہا کہ امامت ہماری قدیم سے ہے ہم تمکو اپنا امام نہین بنا سکتے اور وہ فتوی چاک کردہ

بدست حضرت بن فتحوان مخدوم صاحب کے پاس روانہ کیا آپنے اوس فتوی کی سرورق تعظیم کی اور لکہا قاضی

لکہنا کہ تونے میرے مولا کی لکہی کو چاک کیا لہذا مین نے آج تیرا اور تمام اہل کلیر کا نام نوح محفوظ سے

کاٹدیا اور بطور یادداشت لکہ کے آپنے ۲۴ ذالحجہ کو اپنی عرضی اور وہ استفتا پہٹا ہوا خدمت مین باباصاحب کی

روانہ کیا باباصاحب نے بہی اس واقعہ کو بطور یادداشت کے لکہہ لیا اور حجرہ مین چلے گئے اور بعد تیرہ ۱۳ روز کے

ساتوین محرم سنہ ۱۲۵۷ھ کو منگل کے دن باہر تشریف لائے اور خط نصیحت آمیز ذموان کو تحریر کیا ذموان بسبب

بہکانے قاضی کے اسناد کو چاک کرکے لکہدیا کہ ہمکو تمہاری امامت منظور نہین حضرت مخدوم صاحب نے

وہ نامہ چاک کیا ہوا اور ایک عرضی جسکا مضمون مختصر یہ تہا۔ کہ فقیر کو اب تاب ضبط نہین اب بہت صدمہ

گذرتا ہے۔ آیندہ حضور کو اختیار ہے" یہ عرضی لکہکر بدست علیم اللہ ابدال کے آٹہوین محرم سنہ ۱۲۵۷ھ بدہ کے

روز روانہ کی تاکید کردی کہ ایک پہر سے زیادہ توقف نکرنا جب یہ عرضی پاکپٹن مین لیکر پہونچے تو بابا

صاحب نے فرمایا کہ تم اسی وقت جاؤ قاضی متبرک ذموان اور تیس کلیر کا نسب نامہ ہے آؤ علیم اللہ ابدال بدقت تمام

نسب نامہ لیکر پہونچے اور اوسی روز آٹہوین محرم کو نامہ باباصاحب کا لیکر کلیر روانہ ہوا وہ پہنچ گیا آپنے بوسہ دیکر

پڑا اور بتاریخ ۹ محرم ۱۳۱۵ھ جمعرات کے دن خرقہ یمانی پڑھکر آسمان کیطرف دم کیا تمام زمین کلیر کی ہلنے
لگی اسی طرح جمعہ کی اذان تک ساٹھ مرتبہ زلزلہ آیا نماز کے وقت قاضی متبرک خواں معہ تیرہ ہزار
آدمیوں کے نماز کو آئے اوس وقت آپ نماز کو تشریف لیگئے اور ہدایت کی اگر آج بھی ان لوگے
توخیر ورنہ سب ہلاک ہوجاؤ گے۔ اس پر بھی کوئی نمانا بلکہ آپکو مسجد میں بیٹھنے کی بھی جگہہ ندی یہانتک کہ
آپ سیڑھیوں تک قریب آگئے اور علیم اللہ ابدال بھی آپکی پشت کے قریب کہڑا ہوگیا نماز شروع ہوگئی اور جب
تمام اہل مسجد رکوع میں گئے آپنے مسجد سے فرمایا کہ اب تو بھی رکوع میں آجا کیا دیر ہے بمجرد آپکے فرمانیکے
فوراً مسجد الٹ گئی تمام آدمی دب گئے مسماۃ گلزاری روتی ہوئی آئی کہنے لگی کہ میرا لڑکا بھی نماز کو آیا تھا
وہ دب گیا آپنے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ نیچے کی سیڑھی پر ہمارا نام لیکر لڑکے کو آواز دو علیم اللہ ابدال نے
ایسا ہی کیا فوراً آواز دیتے ہی گلزاری کا لڑکا زندہ نکل آیا - خدا کا شکر کیا پھر مخدوم صاحب نے
گلزاری اور جو لوگ موجود تھے ان سے کہا کہ اندر بارہ پہر کے بارہ کوس باہر شہر کے چلے جاؤ
کیونکہ تمام زمین کلیر کی ہل جائیگی پھر تمکو راہ نملے گی اوسکے بعد آپ جائے قیام پر آئے اور سب واقعہ کی
عرضی لکھکر بخدمت علیم اللہ ابدال کے روانہ کی اور ہدایت کی واپسی میں میرے سامنے نہ آنا - بلکہ پشت
پیچھے سے آنا عرصہ بارہ پہر کے بعد آپ پر حالت عبدیت طاری ہوئی بتاریخ ۱۲ محرم ۱۳۱۵ھ شب
یکشنبہ کو اس جگہہ کہڑے ہوئے کہ جہاں کہ اب درخت گولر ہے اور جہاں آپکا مزار مبارک ہے ایک ٹکڑا
زمین کا جو جائے قیام سے سات قدم پیچھے جانب مغرب اور سترہ قدم شرق اور اکیس قدم
جنوب میں ان مقامات کو آپنے آتش قہر الہی سے واسطے محفوظ رہنے کے اشارہ کیا اور گولر کے
درخت پر پشت لگا کر اور بائیں ہاتھ سے ٹہنی درخت گولر کو پکڑلی اور داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت

طرف آسمان کے کرکے مٹھی اپنی بند کرلی برابر دل لگا کر آسمان کیطرف نگاہ کی تھوڑی دیر استغراق رہا
رہے اسکے بعد تھوڑے عرصہ میں آنکھیں کھولیں جونہی نگاہ غضب زمین پر پڑی فوراً آگ زمین سے
نکلی اور قطعات زمین سکے اور گولر اور جن کو امن دی گئی تھی چھوڑکر چاروں طرف ہر چیز کو جلاتی ہوئی
جب بارہ۱۲ کوس پر پہونچنے لگی اور شعلے آگ کے جانب آسمان جانے لگے تھوڑے عرصہ میں تمام
باشندگان شہر کیا آدمی کیا حیوان جلکر خاک سیاہ ہوگئے ۵ محرم سنہ ٦٥١ھ تک یہی حال رہا مخدوم صاحب
اس سانحہ کے بعد بارہ برس تک گولر کی ٹہنی پکڑے کہڑے رہے جب یہ خبر بابا صاحب کو پہونچی
تو آپنے فرمایا کہ کوئی ایسا ہی کہ جو مخدوم صاحب کو بیٹھاوے اوسی وقت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی نے
عرض کیا کہ انشاء اللہ فقیر جاکر بیٹھا دیگا شمس الدین مخدوم صاحب کے پاس گئے پشت کے پیچھے آپکے
کہڑے ہوکر قرآن شریف پڑھنا شروع کی آپنے آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ اے شمس الدین بیٹھ جاؤ
عرض کیا کہ میں کیسے بیٹھوں جب تک آپ نہ بیٹھینگے مخدوم صاحب بھی بیٹھ گئے فرمایا کہ اے شمس الدین
کیا چاہتا ہے۔ شیخ نے عرض کیا کہ حضور کی خدمت چاہتا ہوں آپنے فرمایا اچھا رہو۔ مگر ہمارے سامنے
کبھی نہ آنا۔ اب مختصر حال آپکے وصال کا لکھتا ہوں جو صحیح واقعہ ہے روایت ہی کہ جب شیخ شمس الدین
ترک پانی پتی خلیفہ ایک عرصہ تک آپکی خدمت میں رہے اور ایک حکم کی تعمیل کرتے رہے ایک عرصہ میں
شیخ صاحب کو کبھی تغیر تبدل موسم کا معلوم ہوا۔ ہر روز موسم بہار کا معلوم ہوتا تہا۔ بتاریخ ۱۳ صفر سنہ ٦٩٠ھ
بدھ کے دن صبح کے وقت آپ شیخ صاحب سے فرمانے لگے کہ اے شیخ قلعہ امیر جو علاء الدین غوری سے
فتح نہیں ہوا تہا اب بحکم خدا تمہاری اونگلی کے اشارہ سے اوسکا برج گر گیا ہی اب تم جاؤ شیخ
عرض کیا کہ اب حضور سے کب ملاقات ہوگی مخدوم صاحب نے کہا کہ تمہارے پیچھے ہمارا انتقال ہوگا

بعد وفات کے مجھ سے ملاقات ہوگی شمس الدین نے عرض کیا کہ خادم کو کس طرح وفات کی خبر ہوگی
آپ نے فرمایا ۱۲ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ھ بدھ کے روز میری وفات ہوگی۔ تمہاری اوس روز کرامت
ظاہر ہوگی علامت اوسکی یہ ہے کہ اندھیری رات ہوگی اور ہوا ایسی تیز چلے گی کہ تمام لشکر کے
چراغ گل ہوجاوینگے مگر تمہارا چراغ ایک نقطار روشن رہیگا۔ اوسی وقت بادشاہ آئے گا اور
وہ تمسے دعا چاہیگا پس تم اونگلی قلعہ کیجانب اوٹھا دینا فوراً برج گر جائیگا۔ لڑائی تمہارے نام
فتح ہوگی اور بعد اذان قلعہ فتح ہوگا خواجہ شمس الدین بہت روئے کہ افسوس پیر مرشد سے ملاقات
نہوگی۔ پس خواجہ شمس الدین اوسی روز پیر کیخدمت سے رخصت ہوکر بتاریخ ۲۹ مذکور بروز پیر کے
شہر امیر میں داخل ہوئے جاتے ہی فوج شاہی میں لازم ہوگئے بادشاہ نے بہیدرسی خیمون کی بنانیکا
حکم دیا کہ موذنا ایک ملازم تلاش رسی کے جولاہون میں گیا اسلئے ضرورت زیادہ ہوئی کہ پہلی رسی بوسیدہ
خراب کمزور ہوگئی تھی اوس قوم میں ایک ولی تھا اوس نے ملازم شاہی سے دریافت کیا کہ جسقدر
تمکو سوت درکار ہے میسے سات چلو میں دونگا۔ الغرض وہ ملازم شاہی اوس ولی کامل کیپاس گیا
اوس بزرگ مرد نے گھر میں جاکر ایک نلی سوت کی (سبوچہ) یعنی گھڑا میں ڈالدی مونہ پکپڑا ڈہک دیا
اور سوت کا سرا سپاہی کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ اسکو لیجاؤ جسقدر رسی تمکو درکار ہے بناؤ یہ تاگا
ختم نہوگا۔ بفضلہ خدا یہ اطلاع بادشاہ کو دی گئی اس کیفیت کے معلوم ہوتے ہی بادشاہ پاپیادہ
اوس بزرگ کے پاس گئے اور فتح کی درخواست کی اوسنے کہا کہ میں فوج شاہی کا اہل خدمت نہیں
اہل خدمت آپکی فوج میں موجود ہے تم اوس سے دعا کے خواستگار ہو وہ اگر دعا کرینگے تو فوراً
قلعہ فتح ہوگا بادشاہ نے کہا کہ میں کیونکر اونکی شناخت کرونگا۔ مرد بزرگ نے کہا کہ انکی پہچان

یہہ ہی کہ ایک رات بڑی کثرت سی بارش ہوگی اور ہوا بھی از حد زور کی چلیگی سب کے خیمے گر جاوینگے مگر
ایک خیمہ اہل خدمت کا نہ گریگا اور اوسی ڈیرہ کا چراغ بھی روشن رہیگا۔ اوسوقت تم اگر تلاش کروگے
وہ اہل خدمت ملجاوینگے بادشاہ واپس آئے اور وقت مذکورہ کے منتظر رہے سنتے ہیں کہ میدان جنگ میں
ایک دریا تھا جس کا پانی سب کے خرچ میں آتا تھا اوس سال اس قدر جاڑہ تھا کہ پانی برتنوں میں جم جاتا تھا
اسقدر پانی ٹھنڈا پانی ہوتا تھا کہ بمشکل تمام وضو کرتے تھے۔ مگر جس جگہہ خواجہ شمس الدین دریا میں
وضو کرتے تھے حکم خدا سے جس جگہ خواجہ وضو کرتے تھے اوس جگہہ پانی گرم رہتا تہا۔ ایکدن بنا
وقت معمول صبح کیوقت بادشاہ سوتے سے اوٹھے اور وضو کیلئے پانی طلب کیا ایک خادم
باورچی خانہ میں پانی لینے گیا تمام برتنوں میں تلاش کیا پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔ باورچی نے سقہ کو
بلا کر کہا کہ جلد دریا سے پانی وضو کے لئے بادشاہ کے لاؤ قدرت خدا سے بہشتی اوسی جگہہ کا پانی
لایا جہاں خواجہ شمس الدین وضو کیا کرتے تھے۔ پانی گرم پایا حیران تھا بولا خدایا آج کیوں دریا کا پانی
ایسے گرم ہے الغرض وہ پانی بھر کر مشک لیگیا اور خادم سے یہ قصہ عجیب بیان کیا خادم بھی اوسی
پانی کا لوٹا بھر کر بادشاہ کیلئے وضو کو لے گیا۔ اور عرض کیا کہ مجکو سقہ سے خبر ملی ہے کہ دریا میں ایک جگہ
گرم پانی رہتا ہے۔ اور یہ پانی میں اوسی جگہہ سے لایا ہوں بادشاہ بعد ادائے نماز سقہ کو ہمراہ لیکر
دریا پر تشریف لیگئے اور حسب نشاندہی سقہ کے دریا میں ایک جگہہ پانی گرم پایا تب بادشاہ کو
یقین کامل ہوا کہ بیشک کوئی فوج میں ولی کامل ہے۔ اور یہ گرم پانی اوسی کی وجہ سے ہے۔ القصہ
تاریخ تیرہویں ماہ ربیع الاول سنہ ۶۰۹ھ کو جب دن چھپ گیا اور شب پنجشنبہ ہوئی بقول اوس بزرگ کے
قول پورا ہوا یعنی بارش شروع ہوئی ہوا زور سے چلی سب کے خیمہ گر گئے بادشاہ فوراً لشکر میں گئے اور

اہل خدمت فوج کو تلاش کیا چنانچہ سبکے خیمہ گر گئے تھے صرف ایک خیمہ خواجہ شمس الدین کا سالم پایا اور چراغ بھی روشن پایا آپ تلاوت قرآن شریف مین مصروف تھے پادشاہ نے جاکر سلام کیا اور دعا کے ملتجی ہوئے آپنے بادشاہ کے حق مین دعا کی وہ دعا خواجہ کی درگاہ رب عزت مین قبول ہوئی صبح کو بادشاہ نے فوج کشی کی بفضلہ خدا تعالی قلعہ امیر فتح ہوا۔ اوسوقت خواجہ شمس الدین کو اپنے پیر یعنی مخدوم صاحب کا قول یاد آیا کہ ضرور انتقال ہوگیا ہوگا اپنے اپنا قرآن شریف بدست بخشی فوج کے مبلغ گیارہ روپیہ کو ہدیہ کیا اور قیمت مذکور مین سے پندرہ گز پارچہ اونی سبز رنگ آٹھ روپیہ کا اور دو گز پارچہ سفید اونی ایک روپیہ کا جو دفن کفن میت کیلئے کافی ضروری تھا خرید کیا اور کمر سے باندہکر کلیر کو روانہ ہوئے تھوڑی دور گئے ہونگے جو اچانک ایک ٹھوکر لگی کہ زمین پر گر پڑے جب اوٹھکر دیکھا تو آپکو کلیر مین پایا آپ پیر کے قیام پر پھونچے تو وہی دیکھا جو پیر نے فرمایا تھا۔ اور تن پاک بیجان درخت گولر کے نیچے پایا اور ایک شیر حفاظت کے لئے پاس کھڑا ہے۔ پس شیر آپکو دیکھتے ہی چلا گیا جنگل کو چلا گیا اور خواجہ شمس الدین نے حضرت مخدوم کے جسم اطہر کو غسل دیکر کفن پہنا کر جنازہ تیار کیا اور بحد افسوس کہ ایسی بزرگ شیخ کی جنازہ کی نماز مین تنہا پڑہون ہنوز یہ کلمہ افسوس ختم ہوا تھا کہ دور سے ایک صاحب جمال بلباس صابری منہ پر نقاب ڈالے گھوڑے پر سوار نیزہ ہاتہ مین لئے ہوئے جانب غرب سے نمودار ہوئی فوراً گھوڑے سے اوترکر نماز جنازہ پڑہائی جب سلام پھیرا تو ہزارون مقتدی پیچھے کھڑے تھے بعدہ سبنے ملکر جنازہ کلیر مین دفن کیا اور اپنی اپنی راہ کو راہی ہوئے پھر وہ امام گھوڑے پر سوار ہوکر ارادہ چلنے کا کیا خواجہ شمس الدین نے نام نشان دریافت کیا کچھہ جواب ندیا بعض لکھتے ہین کہ خواجہ شمس الدین نے اوٹھکر نقاب چہرہ سے اوٹہایا

از مخدوم صاحب ہی موجود تھے خیال کیا یہی تھے پیر سے آخری ملاقات ہوئی وہ سوار ہوگئے چھوڑی جوڑ کر غائب ہوگئے پھر خواجہ شمس الدین رح کا یہ دستور تھا کہ ہر سال شروع ماہ ربیع الاول کلیر میں جاتے اور چودھویں ماہ مذکور تک حاضر رہ کر واپس آتے اور بعد حضرت عبدالقدوس گنگوہی رح آپکے روضہ کی عمارت پختہ تیار ہوئی اور بتاریخ گیارہ ماہ ربیع الاول ۵۹۲ھ شب پنجشنبہ کو وقت آخر تہجد کے حضرت مخدوم صاحب کی ولادت ہوئی اور ۱۳ ماہ مذکور ۶۹۰ھ بروز جہار شنبہ کو حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور آپکی عمر شریف ۹۸ اٹھانوے سال کی ہوئی آپکی وفات کے بعد سے ابتک فیض جاری ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

باہتمام

بندہ

عاصی دعاگو حاجی مشتاق احمد خلف مولانا محمد یسین رح

مولانا محمد ناصر مرحوم مغفور مراد آباد محلہ پیر غیب

مسمریزم ہے یا کرامات ہے - لعنت اللہ علی الکاذبین - جن صاحبان کو دولت کمانا یا شوقیہ عملی مسمریزم سیکھنا یا تجربہ کرنا منظور ہو تو ہم سے معلوم کریں ہم بہت جلد بتادینگے اول خوب اچھی طرح سیر دیکھ لے یعنی یہ عمل دس سال کے بچہ پر کیا جاتا ہے شاہ جن بذریعہ عمل کے فوراً حاضر ہونگے جو حال معلوم کرنا ہو معلوم کرلیں - علاوہ اسکے کل بیماریوں کا علاج کرنا اور جو چاہو معلوم کرلو - جب سیکھنے والا عامل ہوجاویگا تو ہم مبلغ پچاس روپیہ لینگے لیکن اول روپیہ کا پورا طور اطمینان کرلینگے - اور ہم ہر قسم کا علاج کرتے ہیں اگر ہمکو اپنے مکان پر بلائیگا تو زادراہ دینا ہوگا اور یہاں بھی علاج کرتے ہیں - خادم اطبا عامل محمد ایوب علی مراد آباد محلہ طویلہ -

غزل قوالی

ہم میں بھی نور ہے اے شاہ سراپا تیرا
جسنے دیکھا تجھے بس ہوگیا شیدا تیرا

ظلمت کفر مٹی نور جہان میں پھیلا
حق نے ظاہر کیا جب چاند سا چہرہ تیرا

سنگریزون نے پڑھا دست مبارک میں درود
پڑھ لیا گویا ہتون نے بھی تو کلمہ تیرا

عرش پر جب شب معراج سواری پہونچی
صاف بے پردہ کیا حق نے نظارہ تیرا

نزع کیوقت جو آجائینگے وہ بالین پر
بخت خفتہ مرے چمکیگا ستارہ تیرا

اپنی آنکھون کو ملون اپنی جبین کو رگڑون
مجکو ملجائے اگر نقش کف پا تیرا

کیا ہوا طور پہ موسی کو اگر بلوایا
عرش پر تجکو بلایا ہے یہ رتبہ تیرا

معرکہ

تیری مداحی کی غزلون کو ملی یہ شوکت
شعرا کرتے ہین ہر شعر پہ بیڑا تیرا

دعوے عشق کرین ساری خدائی والے
کوئی مشتاق سا مشتاق نہوگا تیرا

یہ نور خدا طور موسے نہین ہے
ابھی سر کٹے حضرت کو دیکھا نہین ہی

لگی عشق کی چوٹ جس دل پہ زاہد
وہ دنیا کی الفت پہ مرتا نہین ہی

صبا حال اوس سے خدارا یہ کہنا
مجھے دوسرے کا سہارا نہین ہی

بھروسا تمہارا ہے حضرت وگرنہ
میرا ہند میں کوئی اپنا نہین ہی

ابھی چاہ یوسف کو بھولی زلیخا
نہ مصر کو میرے دیکھا نہین ہی

بجز عشق حضرت نہین ملین کچھ بھی
حسینون کا اس دل میں سودا نہین ہی

نہ ہے بیری نظرون مین ہوئے منور
نکل جائے گر جان عشق نبی مین
وہابی کو ہووے خدا کی ہدایت

بس ابھی سے نہ کچھہ تھنا نہین دیہی
بقائے ابد ہے یہ مرنا نہین ہی
کہ دہ دین دنیا مین اچھا نہین ہی

تمہارا ہی مشتاق ہے میرے حضرت
رہا ہند مین یہ تو رہنا نہین ہے

محمد پہ دل کو فدا کر چکے ہین
نہ لائی شمیم دو گیسوی حضرت
مدینہ ہی مین جا کے سمجھے گا کچھہ دل
نہ دوزخ مین جائے گا کوئی بھی او من
یہ حسرت ہے پہنچے نہ اب تک مدینہ
دعا سے اجابت کو یہ دشمنی ہی
نہ لایا کوئی خاک کوئے محمد

جو فرض خدا تھا ادا کر چکے ہین
تری منتین اے صبا کر چکے ہین
یہان تو بہت کچھہ دوا کر چکے ہین
یہ وعدہ رسول خدا کر چکے ہین
ارادہ تو ہم بارہا کر چکے ہین
نہ مطلب ہوا سو دعا کر چکے ہین
ہوا تک کی ہم التجا کر چکے ہین

کہان ہم سے ممتاز وصف نبی ہو
صفت اون کی سب انبیا کر چکے ہین

بس اتنا کرو گھونگھٹ اوٹھا کے مجکو دکھا دو درشن کملیا والے
ہزار بید کی نے دی دوائی نہ کوئی مجکو تو راس آئی
حسن پیوسنا کا من کو بھاتے نہ حور جنت کی چت لبھاوے

کبہر بھی ہی بیت ہین تمہاری بجو ہے تن من کملیا والے
ہمارے گھونگھٹ کا تیرے ہاتھون پڑا ہی درمن کملیا والے
ہماری نینون مین بس رہا ہے تمہارا جوبن کملیا والے

تم آپ سے کہیں بلند سوت ہے ہو کبھی تو پتا کو مری دیکھو
کہیں سکتے ہو گن گنتا کے تن من پہرتے ہون بن من کملیا والے

بسایا تو سب مدینہ نگری کبھی نہ لینا سب سد بد ہی مری
دکھا دو کہہ استارہی ہے یہ پیت بیرن کملیا والے

کدہر کو ڈہونڈہ آئے کہ تہک رہی ہون کیلی بن بن بلک رہی ہون
نہ کوئی سنگی نہ کو ساتھی نہ کوئی ساجن کملیا والے

ہوس یہی من مین بیٹھا ہے کبھی بلاتے جو اپنے دوارے
نہا کے پلکون کی لیے جہاڑو بہارون آنگن کملیا والے

جو جان پتا مین آپڑی ہے یہ آس ممتاز کو لگی ہے
تمہین جو سینہ مین دیکھ پاؤ لگالے چھتین کملیا والے

غزل صوفی علی جان بیگ آزاد

وحدت یار کا جب جوش یہ دریا ہوگا
موج در موج میرے دل کا سفینہ ہوگا

دل پر داغ مین جلوہ جو تمہارا ہوگا
مجمع عام مین وحدت کا نظارہ ہوگا

عشق مین مر کے جو جینا مین تو اولا ہوگا
نسبت بندگی اوٹھیگی تو مولا ہوگا

علم ہوگا نہ معلم نہ کتابت نہ کتاب
مکتب عشق مین پہلا سے سبق لا ہوگا

طلب منزل مقصود مین ہے حسن طلب
راہ مین موت جو آجائیگی اچھا ہوگا

قلب اسرار لدنی سے جب ہوگا آگاہ
فیض اقرا سے کشادہ میرا سینہ ہوگا

ربانی کی صدا سنکے وہ فرماتے ہین
لن ترانی کا سبق آپکو دینا ہوگا

ذوق دل کا ہی تقاضا کہ انا انت کہہ
عقل کہتی ہے نہین شرح مین [illegible] ہوگا

ہستی عالم ایجاد ہے دام محبوب
اس سے آزاد وہی ہوگا جو وہ انا ہوگا

علمی خزانہ غیب بے زوال

گنج شایگان - شاہ ایران ہیگی تمام راجہ نوابونکی
تصاویر موجود ہین - قابل دید قیمت فی جلد ۱۲؎

تجربات جالینوس - طب مین لاجواب ہے ہر نسخہ
تیر بہدف ہے - قیمت چھ آنے (۶؍)

دیوان حضرت شاہ خاموش معہ سوانح عمری
صحیح حالات قابل دید ہے اعلی قسم جلی قلم قیمت ۸؎

نسخہ اکسیر - علم طب مین لاجواب ہے اور اطبا کیلئے
نہایت کارآمد ہے ہر نسخہ آسان مجرب ہے قیمت ۱۲؍

کنز الاسرار - مصنفہ حکیم شیخ کاکو چاندپوری اول نمبر کے
حکیم کے تجربونکی کتاب ہے جسکا ہر نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے
واقعی کتاب قابل دید ہے قیمت صرف ۸؎

تاریخ جنگ روم و یونان - ترکون کی بہادری معہ نقشہ
میدان جنگ معہ تصاویر موجود ہے جو بہادر ترک نے یونان فتح
کیا ہر مسلمان صاحبان کو دیکھنا چاہئے قیمت ۴؎

[illegible] مشہور و معروف متقدمین نامی شاعر مستند فلسفی

رباعیات عمر خیام - رباعیات فخر شعرائے عجم حکیم غیاث الدین ابو الفتح عمر خیام
نیشاپوری کی اصل مین شہری معہ دیباچہ بڑی آب و تاب سے چھپی ہی ۸؍

سنسکرت علم ادب - سنسکرت کی یہ کتاب لاجواب ہے مسلمانون نے
اس زبان کی جسقدر کتابین لکھی ہین اُن مین سے ایک کتاب
یہ ہی - نہایت خوشخط اعلی درجہ کی اردو سلیس عبارت مین چھپی ہی ۸؍

جوز و ممالک چہنتیس سوال - یہ کتاب مذہبی مین لاجواب ہے
۲۶ سوال کا مجموعہ ہے جسکو ایک دلکش طرز سے ترتیب دیا گیا ہے اور طریقہ عمل وظیفہ و درود شریف و نماز پڑھنے کے
آسان بتلائے ہین جو ہرعقیدہ کے مسلمانون مین بھی اس سے بہتر آجتک
کوئی کتاب نہین ہوئی دیکھنے سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہین قیمت ۸؎

نصیحۃ الشیعہ - اس کتاب مین خرافات شیعہ کو سوالات
مین وہ دندان شکن جواب دئے ہین کہ جس سے شیعہ دم بخود ہو گئے قیمت ۸؍

خلاصہ عقاید عبد الوہاب نجدیہ - خلاصہ ملاں عبد الوہاب کے
عقاید کا اس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے قیمت جلد ۱؍

علاوہ ان کے ہر قسم کے رد ہماری دوکان سے طلب کرو و مذہب جدید
مولوی [illegible]

ہر قسم کی کتابین سامان [illegible] مراد آباد [illegible] سے طلب کرو

تاجران نرخ سے ہر قسم کی گھڑیاں خرید لو	مختصر فہرست برتن ساخت مرادآبادی برنجی
راسکوپ اصلی پٹینٹ اگر اصلی نہو فوراً واپس	خاصدان بڑے منقشین اعلیٰ قسم
جوئلدار راسکوپ سٹم پٹینٹ روپیہ	اوگالدان منقشین قسم اعلیٰ
راسکوپ نقلی بلا جوئل روپیہ	متوسط منقشین قسم اعلیٰ
راسکوپ فینسی خوبصورت روپیہ	گلاس منقشین قسم اعلیٰ
راسکوپ سلور کا ڈائل روپیہ	قرشی منقشین قسم اعلیٰ سیاہ قلم
گارڈ واچ ریلوے بازار مضبوط	کٹورا منقشین قسم اعلیٰ
ریلوے گھڑی مضبوط	تھالی ہر قسم قسم اعلیٰ
گھڑی ہفت روزہ آٹھ دن میں چابی دیجاتی ہے	سماوار چاپانیکا قسم اعلیٰ
چاندی کے کیس کی گھڑی آٹھ روز کی چابی کی	دستی لگن ہر قسم قسم اعلیٰ
چوڑی دار جڑاؤ نہایت خوبصورت	سیلفچی قسم اعلیٰ
چوڑی دار گھڑی - دستی	شمعدان بشکل سانپ بچھو وغیرہ فی جوڑ اعلیٰ
دستی سلور کی، چاندی کی، سونیکی	پھولدان فی جوڑ قسم اعلیٰ
ہاف ہنٹنگ چاندی کی نہایت عمدہ	برنجی کرسی فی عدد قسم اعلیٰ
علاوہ اسکے ہر قسم کی گھڑیاں موجود ہیں طلب کرنے پر روانہ ہونگی اور مرمت بھی بخوبی ہوتی ہے۔	صندوقچی سنگ خوبصورت فی عدد
	برنجی چوکی جو شادیوں میں کام آتی ہیں فی عدد قسم اعلیٰ
	علاوہ اسکے ہر قسم کا سامان ساخت مرادآباد کا موجود ہے اور حسب فرمایش تیار ہو سکتا ہے۔
سلطان محمود - مرادآبادی محلہ پیر غیب	سلطان محمود مرادآباد محلہ پیر غیب

ورد مجرب یا گنجینہ

یعنی

[illegible]

اکسیر حب و تسخیر ہمزاد و تسخیر موکلات و جنات - و اکسیر دست غیب مکمل قیمت ... حصہ عہ

حصہ اول مین حب تسخیر کے عمل جو بڑے بڑے کاملین اور بزرگون سے حاصل کئے گئے ہین جو کبھی خطا نہین کرتے درج کئے ہین اور عمل کے پڑھنے کے طریقے اور زکات اور نقش بھرنے کا قاعدہ علاوہ انکے اور بہت قسم کے عمل فلیتہ منتر جنتر کی سفلی عملیات وغیرہ درج ہین حصہ دویم مین جنات اور موکلات کا حاضر کرنا تابع کرنا آسیب زدہ مریضون کا علاج کرنا حاضرات وغیرہ کرنا اور جو دل چاہے کام لو - حصہ سویم مین دست غیب کے عمل دو روپیہ روز سے پندرہ روپیہ روز تک کے عمل ہین اگر محنت کرکے ایک بھی عمل کر لیا تو مفت کی بادشاہی ہے علاوہ اسکے ایک سال کا حال بتلانا ذرا فرق نہوگا دوسرے جسکو کتا کاٹے سانپ کاٹے ہڈی کرنا چور کا نام بتلانا سانپ بچھو کا ہاتھ باندھنا - الاکھنتر ناف اترنا جانورون کے علاج بذریعہ عمل کرنا اور پسلی بچھو کی جھاڑنا ڈاڑھ کا علاج سحر وغیرہ ہزارون قسم کے جلد اثر کرنیوالے منتر فلیتہ عمل وغیرہ موجود ہین

کیمیائے بقراط یہ کتاب طب مین اعلی قسم کی ہے اسکا ہر ایک نسخہ جلد اثر دکھلاتا ہے اور نسخہ آسان اور کشتہ جات کے نسخہ اور سونا چاندی اور جوڑا سونا چاندی بنانیکی ترکیبین کثرت سے موجود ہین اور ہر قسم کے ہزارون نسخہ ہین قیمت ۶ر

جملہ فرمائشین بنام سلطان محمود ہمزاد اپاسک عجیب ہونی چاہئین